# رمضان المبارک میں بغیر کسی عذر روزہ نہ رکھنے کی سزا

## ﴿عقوبة الإفطار في رمضان من غير عذر﴾

**[ أردو- الأردية – urdu]**

فتوی

محمد صالح المنجد حفظہ اللہ

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مد نی

ناشر

**2009 - 1430**

islamhouse.com

# ﴿ عقوبة الإفطار في رمضان من غير عذر ﴾

(باللغة الأردية)

فتوی

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المد ني

الناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

# سوال :میں روزے نہیں رکھتا توکیا روزے قیامت مجھے عذاب ہوگا

الحمـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــد للہ

رمضان المبارک اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جس پر اسلامی عمارت قائم ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ رمضان کے روزے جس طرح پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے امت اسلامیہ پر بھی فرض کیے گئے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا : ( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ) البقرة / ١٨٣

" اے ایمان والو تم پرروزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پرفرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو" البقرة :١٨٣ ) ۔

اورایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا : ( شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدىً لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ) البقرة / ١٨٥

"ماه رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اورجس میں هدایت اورحق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں ، تم میں جوشخص اس مہنیہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیۓ ، ہاں جو بیمار ہویا مسافر ہواسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی چاہیے ، اللہ تعالی کا تمہارے ساتھ آسانی کرنے کا ارادہ ہے سختی کا نہیں ، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اوراللہ تعالی کی دی ہوئي ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اوراس کا شکر کرو "البقرۃ :١٨٥ ) ۔

حدیث میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ابن عمررضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے : یہ گواہی دینی کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئي معبود برحق نہیں ، اوریقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں ، اورنماز قائم کرنا ، زکوۃ ادا کرنا ، حج کرنا ، اوررمضان المبارک کے روزے رکھنا ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( ٨ ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( ١٦ ) ۔

لهذا جوكوئي بهي روزه نه ركهے اس نے اركان اسلام كاايک ركن ترک كيا ، اوركبيره گناه كا مرتكب هوا ، بلكه بعض سلف صالحين نے تو اسے كافر اورمرتد قرار ديا هے ، الله تعالى اس سے بچائے -

ابويعلى رحمه الله تعالى نے اپنى مسند ميں ابن عباس رضي الله تعالى عنهما سے بيان كيا هے كه نبى صلى الله عليه وسلم نے فرمايا :

( اسلام كے كنڈے اوردين كى بنياد تين چيزيں هيں جس پردين اسلام كى اساس قائم هے جس نے بهى اس ميں سے كوئي ايک كو ترک كيا وه كافر هے اوراس كا خون حلال هے – وه تين اشياء يه هيں – اس بات كى گواهى دينا كه الله تعالى كے علاوه كوئي معبود برحق نهيں ، اورفرض نماز ، اوررمضان كے روزے ) -

علامه ذهبي رحمه الله تعالى نے اس حديث كو صحيح قرار ديا هے اورهيثمى رحمه الله تعالى نے مجمع الزوائد ( ١ / ٤٨ ) اورامام منذرى رحمه الله تعالى نےالترغيب والترهيب ( ٨٠٥ - ١٤٨٦ ) ميں اسے حسن كها هے ، ليكن علامه البانى رحمه الله تعالى نے السلسلة الضعيفة ( ٩٤ ) ميں اسے ضعيف قرار ديا هے -

امام ذهبي رحمه الله تعالى اپنى كتاب الكبائر ميں كهتے هيں :

مومنوں کے ہاں یہ بات مقرر شدہ ہے کہ جس نے بھی بغیر شرعی عذر اورمرض کے رمضان المبارک کا ایک بھی روزہ ترک کیا تو وہ زانی اورشرابی سے بھی زیادہ برا اورشریر ہے ، بلکہ اس کے اسلام میں بھی شک کیا جاتا ہے اوراسے زندیق اورگمراہ شمار کرتے ہیں ۱۰ھ

روزہ ترک کرنے والے کی سزا اوروعید کے بارے میں صحیح حدیث میں ہے کہ :

ابوامامۃ باھلی رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

( میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دوشخص آئے اورمیرے بازو پکڑ کرمجھے سخت اوردشوار گزارپہاڑ کے پاس لائے اورکہنے لگے : اس پر چڑھیے ، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں ، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کردیں گے ، تومیں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تووہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں ، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں ؟

وہ کہنے لگے : یہ جہنمیوں کی آہ و بکا ہے ، پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ کونچوں کے بل لٹک رہے تھے اوران کی باچھیں کٹی ہوئي تھیں ، اوران کی باچھوں سے سے خون بہہ رہا تھا ، میں نے کہا یہ لوگ کون ہیں ؟

وہ کہنے لگے : یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کرلیا کرتے تھے ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے موارد الظآن ( ١٥٠٩ ) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

دیکھیں الکبائر ص ( ٦٤ )

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

یہ اس شخص کی سزا ہے جو روزہ رکھنے کے بعد افطاری سے قبل ہی عمدا یعنی جان بوجھ کرروزہ افطار کردے ، تواب بتائیں کہ جو بالکل ہی روزہ نہ رکھے اس کی سزا کیا ہوگي ؟ ہم اللہ تعالی سے دنیا وآخرت میں سلامتی وعافیت کے طلبگار ہیں ۔

ا .ھـ

عرقوب ایڑی کے اوپر والے پٹھے کوکہا جاتا ہے ۔

اورشدق منہ کی ایک جانب یعنی باچھ ہے ۔

توہم سوال کرنے والے بھائي سے یہ التماس وگزارش کریں گے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیارکرتے ہوئے اس سے ڈرے اوراپنے آپ کواللہ تعالی کے غضب اورعذاب سے

بچائے اورجتنی جلدی ہوسکے توبہ کرے قبل اس کے کہ لذتوں کو ختم کرنے جماعتوں کو علیحدہ کرنے والی موت اسے اچانک آدبوچے ۔

اس لیے کہ آج توعمل کیا جاسکتا ہے اورحساب وکتاب نہیں لیکن کل قیامت کے روز عمل نہیں ہوگا بلکہ صرف حساب وکتاب ہی ہوگا ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ جوبھی اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کے گناہ معاف کردیتا ہے ۔

بلکہ جوشخص بھی اللہ تعالی کے قریب ایک بالشت ہوتا ہے اللہ تعالی ایک گز اس کے قریب ہوتا ہے ، وہ اللہ سبحانہ وتعالی کریم وحلیم اوررحم کرنے والا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

" کیا انہیں یہ علم نہیں کہ اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اوروہی صدقات قبول فرماتا ہے ، اوریہ کہ اللہ تعالی ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے "التوبۃ ( ١٠٤ ) ۔

اوراگر آپ نے روزہ رکھنے کا تجربہ کیا ہواوراس میں جوآسانی ، انس وراحت اوراللہ تعالی کا قرب وغیرہ ہے کوجان لیں تو آپ روزہ کو کبھی بھی ترک نہ کریں ۔

اورپھر آپ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں غوروفکر اورتامل توکریں کہ اللہ تعالی نے روزوں کی آیات ختم کرتے ہوئے فرمایا ہے :

" اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے نہ کہ سختی "۔

اورپھر یہ فرمایا : " تا کہ تم اللہ تعالی کا شکر ادا کرو"

اس میں غور کریں توآپ کویہ ادراک ہوگا کہ روزہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا شکرادا کرنا ضروری ہے ، اسی لیے سلف صالحین میں سے ایک گروہ تویہ تمنا کیا کرتے تھے کہ سارا سال ہی رمضان ہونا چاہیے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے اورصراط مسقیم کی ھدایت نصیب کرے اورآپ کے سینہ کودنیا وآخرت کی سعادت والے کاموں کے لیے کھول دے ۔

واللہ اعلم . الشيخ محمد صالح المنجد

الإسلام سؤال وجواب